بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمہ الحرمین

اکرام اللہ ساجد

"فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ!

منکرینِ حدیث کے مخلص معاونین' بے لوث خدمتگار!

حدیث و سنتِ رسول ﷺ کی حجیت خود قرآنِ کریم سے واضح ہے اور سینکڑوں آیاتِ قرآنی اس موضوع پر جمع کی جا سکتی ہیں ---- بعض آیات تو قرآنِ عزیز میں ایسی ہیں کہ حدیث کے بغیر ان کا مفہوم مکمل نہیں ہوتا ---- یہ گویا قرآنِ مجید کی آواز ہے جو ضرورتِ حدیث کو ثابت کر رہی ہے' اور اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ منکرِ حدیثِ رسول ﷺ' منکرِ قرآن ہے ---- "محدث" کے سنت و حدیث کے صفحات میں ہم قرآنِ کریم کی کئی آیات اپنے اسی دعوٰی کے ثبوت میں پیش کر چکے ہیں' اور بتوفیقِ باری تعالیٰ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے!

اس مقام پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہماری دلچسپی کسی کو کافر و منکر قرار دینے سے نہیں' بلکہ ہمارا مقصود افرادِ ملت کو انکارِ حدیث کے ہولناک نتائج سے آگاہ کرنا ہے ---- مثلاً:

۱۔ اگر حدیثِ رسول ﷺ کو مشکوک سمجھا جائے یا اس کا انکار کر دیا جائے تو اس کی زد ان تمام آیاتِ قرآنی پر پڑتی ہے' جو اطاعت و اتباعِ رسول ﷺ کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں ---- اور یوں قرآنِ مجید کا وہ حصہ' جو ان آیات پر مشتمل ہے' (العیاذ باللہ) زائد' بلا ضرورت اور ناقابلِ عمل ٹھہرتا ہے ---- پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جس کتاب میں ایسی بہت سی آیات موجود ہوں' اس کی باقی آیات کی حجیت کے بارے کیا رائے قائم ہوتی ہے؟

۲۔ آج منکرینِ حدیث نے حجیتِ حدیثِ رسول ﷺ سے متعلق آیاتِ قرآنی کو تاویلات کی بھینٹ چڑھا کر حدیث کا انکار کر دیا ہے' تو کل کو کوئی دوسرا بھی اپنی من مرضی کے خلاف آیات سے یہی سلوک کر سکتا ہے ---- تب یہ سلسلہ کہاں

جاکر رکے گا' اور ہمارے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟

۳۔ حدیثِ رسول ﷺ قرآنِ مجید کی متعینہ تشریح و تعبیر ہے' جس سے اتباعِ خواہشات کے نتیجہ میں فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی ہوکر وحدتِ امت نیز وحدتِ دین و شریعت کی راہ ہموار ہوتی ہے (ا) --- لیکن اگر حدیث ہی مشکوک قرار پائے

(ا) عجیب بات یہ کہ منکرینِ حدیث فرقہ بندی کی وجہ حدیث کی اتباع بتلاتے ہیں --- حالانکہ اس کے بالکل برعکس فرقہ بندی انکارِ حدیث کا نتیجہ ہے --- ورنہ خود منکرینِ حدیث گروہ بندی کا شکار کیوں ہیں' اور پرویزیت بمقابلہ چکڑالویت کیوں موجود ہے؟ جب کہ دونوں ہی "صرف قرآن" کے قائل ہیں! --- اور جہاں تک حدیث کا معاملہ ہے' تو خود قرآنِ مجید اطاعتِ رسول ﷺ کا درس دے رہا ہے جس کا واحد ذریعہ آج حدیثِ رسول ﷺ ہے --- اگر اس سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہو' اور پھر یہی قرآنِ مجید فرقہ بندی کو شرک بھی بتلائے' تو کیا یہ ممکن ہے کہ قرآنِ مجید دو متضاد باتیں بیان کرے؟ --- یہ تو خود قرآن مجید کا اختلاف ہوا' حالانکہ یہ اختلاف سے قطعی مبرا اور پاک ہے:

"وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔

(النساء: ۸۲) •

"اور اگر (یہ قرآن) غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو (لوگ) اس میں بہت سا اختلاف پاتے!"

مقصود واضح ہے کہ جب یہ غیر اللہ کی طرف سے نہیں' بلکہ اللہ کی طرف سے ہے' تو اس میں اختلاف کیسا؟

پس فرقہ بندی کی بنیاد اتباعِ حدیث نہیں' انکارِ حدیث ہے' اور یا پھر استخفافِ حدیث! چنانچہ جس طرح منکرینِ حدیث نے قرآن کو تاویلات کی سان پر چڑھا کر اتباعِ خواہشات کی راہ ہموار کی' بالکل یہی سلوک حدیث کے بعض نام لیواؤں نے حدیث سے کیا ہے' جس کے نتیجہ میں فرقہ بندی پیدا ہوئی --- ورنہ حدیث کی کما حقہ' اتباع کرتے ہوئے اسے قرآنِ مجید کی متعینہ تشریح و تعبیر سمجھنا' یہی تو نکتہ انحلو ہے' جس سے فرقہ بندی کی جڑ کٹ کے رہ جاتی ہے!

اور اس کا پہرہ قرآنِ مجید سے اٹھ جائے' تو اس کے نتائج تو آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ امت مختلف گروہوں میں بٹ چکی ہے ---- باوجودیکہ سبھی کے ہاتھ میں قرآن ہے' جو یہ اعلان کررہا ہے کہ :

"وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۝ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ"

(الرّوم : ۳۱-۳۲)

"اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ' یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور گروہوں میں بٹ گئے ---- ہر گروہ' جو کچھ اس کے پاس ہے' اسی پر اترا رہا ہے !"

۴۔ قرآنِ عزیز میں بہت سے ایسے احکام موجود ہیں جن کی تفصیل ہمیں سنت سے معلوم ہوتی ہے' قرآنِ مجید نے صرف "وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ" کا فرمان صادر کرکے اس کے تمام تر مسائل کو مع جزئیات و تفصیلات کے حدیث پر چھوڑ دیا ہے ---- لیکن اگر حدیث ہی کا انکار کردیا جائے تو وہ نماز کس طرح قائم ہوگی جو قرآنِ مجید کی نظر میں ایمان بالغیب کے بعد "متقین" کی پہلی صفت ٹھہر کر انہیں "أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" کی نوید سناتی ہے (ا) ---- جب کہ اس کے برعکس اسے قائم نہ کرنے والے اپنے جہنم میں جھونکے جانے کی پہلی وجہ ہی یہ

(ا) اگر کہا جائے کہ منکرینِ حدیث نے ایسی نماز ترتیب دے رکھی ہے' جو صرف قرآن سے ثابت ہے' تو ایسی نماز کا حال مولانا سلفی علیہ الرحمتہ کی زبانی سنیئے' آپ "حجیتِ حدیث" میں فرماتے ہیں :

"چنانچہ مولوی عبداللہ صاحب سے مولانا رمضان صاحب تک یہ مختصر سا کارخانہ چلتا رہا اور ان سب بزرگوں کو آرڈر دیا گیا کہ ازراہِ عنایت ہلکی پھلکی سی نماز بنا دیں' تاکہ مولویوں کی پرانی نماز سے پیچھا چھوٹ جائے ---- کام ہوتا رہا' نماز بنتی رہی' منکرینِ حدیث کے بڑے بڑے فاضل دن رات کام کرتے رہے ----

(حاشیہ مسلسل)

بتلائیں گے کہ :

"لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔" (المدثر :۴۳)

"ہم نمازی نہ تھے !"

یہی حال نماز کے علاوہ دوسرے بہت سے احکامِ دین کا ہے جو سنت کی راہنمائی کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتے۔ تب سوچئے ' انکارِ سنت و حدیث کے سبب جب احکامِ دین ہی واضح نہ ہوئے تو جزا و سزا ' جنت و دوزخ ' حشر و نشر وغیرہ قرآنی حقائق کا کیا تصور باقی رہ جائے گا؟

الغرض ' انکارِ حدیث سے دین کی پوری عمارت ہل کر رہ جاتی ہے ---- لیکن تعجب ہے آج کے ان علمائے امت پر ' جو حدیثِ رسول ﷺ کی خدمت کرنے کی بجائے دشمنانِ حدیث کے مخلص معاونین کا کردار ادا کرتے ہوئے اس ڈائنامیٹ کے لئے انتہائی بے لوث خدمت گزار کی حیثیت سے ایندھن مہیا کررہے ہیں !

اغراض اپنی اپنی ہیں --- ان میں سے کچھ تو وہ ہیں' جو اتباعِ خواہشات کے مریض ہیں' اور وہ قرآنِ مجید کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھال لینا چاہتے ہیں ---- لیکن قرآن پر حدیث کا پہرا انہیں اپنے راستے کی دیوار نظر آتا ہے' جسے وہ برداشت نہیں کر سکتے !

بعض وہ ہیں کہ مغرب کی روشنی جنکی آنکھوں کو خیرہ کررہی ہے' لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ چونکہ مسلمان بھی ہیں' اس لئے اپنے "ماڈرن" ہونے کی سند قرآنِ مجید سے لانا چاہ رہے ہیں ---- حدیثِ رسول ﷺ ان کی راہ میں بھی حائل ہے' لہٰذا وہ اس حصار کو گرا دینا چاہتے ہیں !

بعض وہ ہیں کہ جنہیں تقلیدی مجبوریاں لاحق ہیں ' چنانچہ تقلید کو مسلمان کرنے' نیز

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)

پچاس سال تک اکابرِ امت پر پھبتیاں اڑتی رہیں ---- پچاس سال کے بعد معلوم ہوا کہ متفقہ نماز نہیں بن سکی ! نہ رکعات کا تعین ہوسکا ' نہ وظائف طے ہوسکے ' نہ اوقات کا فیصلہ ہوسکا ---- پچاس سال کے بعد کاریگر باہم دست و گریباں ہوگئے' ہر ایک نے دوسرے کے کام کو غلط اور نامکمل کہا ---- آخر نماز نہ بن سکی' مالک تنگ آگیا ' اس نے آرڈر واپس لے لیا ---- کارخانہ بند کردیا اور کاریگر ملتان ' گوجرانوالہ اور ڈیرہ غازی خان منتقل ہوگئے !"

تقلیدی مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کے لئے حدیث کو تاویلات و تشکیک کا نشانہ بنانا ان کی ناگزیر ضرورت ہے!

جب کہ بعض وہ ہیں کہ جنہیں اپنی علمیت جتلانے کا اس قدر جنون ہے کہ وہ قریب قریب ٹھہرے ہی نہیں، انہوں نے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" صحیح بخاری اور اس کے جامع کو ہدفِ تنقید بنانے کی سوچی ہے ---- مولانا امین احسن اصلاحی صاحب انہی میں سے ایک ہیں، جو آج کل صحیح بخاری اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی غلطیاں نکالنے میں مصروف ہیں، اور اپنے رسالہ "تدبر" کے ذریعہ عوام الناس کو گویا یہ بتلانا چاہ رہے ہیں کہ انہیں امام بخاریؒ پر بھی علمی تفوق اور برتری حاصل ہے ---- سبحان اللہ! وہ اتنے بڑے ماہرِ فن ادیب اور عربی دان ہیں کہ صحیح بخاری بھی ان کے معیارِ ادبیت و عربیت پر پوری نہیں اتری ---- جبھی تو وہ کبھی صحیح بخاری کی کسی عبارت کو ادبیت کا شاہکار قرار دے کر اس دور کے لوگوں کی ادبی مہارت پر انہیں شاباش دیتے ہیں، لیکن کبھی کسی عبارت کو ادبیت و گرائمر کے خلاف قرار دیتے ہیں ---- کسی مقام پر الفاظِ حدیث میں کمی بیشی سے مطلع فرماتے ہیں، تو کسی مقام پر غلط الفاظ کی بجائے موزوں الفاظ تجویز فرماتے ہیں ---- کسی مقام پر امام صاحب کو عربیت سے بے بہرہ ثابت کرتے ہیں، تو کسی مقام پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جو بات بھول گئی تھی، یاد دلانا چاہتے ہیں ---- کبھی کسی عبارت کی نحوی ترکیب کی غلطی کا رونا روتے ہیں، تو کبھی ترجمۃ الباب اور اس کے تحت درج شدہ حدیث میں عدمِ موافقت پر پریشان حال دکھائی دیتے ہیں ---- کسی مقام پر ترجمۃ الباب کے تحت حدیث کی بجائے قرآنی آیت درج کرنے پر نالاں ہیں، تو کسی مقام پر زبر کی بجائے زیر لکھنے پر شکوہ کناں! (یہ الگ بات ہے کہ وہاں زیر موجود ہی نہ ہو!) ---- کہیں امام صاحب کے کام کو ادھورا بتلاتے ہیں، تو کہیں ان کے استدلال کو ان کے فہم و فقاہت کا قصور گردانتے ہیں ---- اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

"ذات دی کوڑھ کرلی تے شہتیراں نوں جپھے"

اصلاحی صاحب آخر اصلاحی صاحب ہوتے ہیں، جب صحیح بخاری بھی ان کے معیار پر پوری نہیں اتری، تو ہماری یہ تحریر آخر کس کھاتے میں ہے؟ ---- چنانچہ اگر یہ پنجابی ضرب المثل ان کی طبع لطیف پر گراں گزرے تو ہم معذرت خواہ ہوں گے کہ ہمیں ان کے مناسبِ حال کوئی دوسری ضرب المثل نظر نہیں آئی ---- اس کے باوجود، چونکہ ان کی خاطر داری

ہمیں عزیز ہے' ہم کوشش کرتے ہیں کہ اردو میں بھی انہیں خراجِ تحسین پیش کر سکیں' توفیق اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے!

مولانا اصلاحی صاحب حدیثِ رسول ﷺ کو ہدفِ تنقید بنانے میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں ---- بالخصوص اسے مشکوک و مضطرب ثابت کرنے کے سلسلہ میں انہوں نے اس بڑھاپے کے باوجود ذہن اس قدر رسلپایا ہے کہ شیطان بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے' بلکہ اپنے اس قابلِ فخر شاگرد کی شاندار کارکردگی پر مطمئن ہوکر آئندہ فارغ بیٹھ رہنے کی سوچنے لگے ---- آپ کی تحریر میں اس قدر سلاست وروانی ہے کہ غلطیاں تو صحیح بخاری کی نکال رہے ہیں' لیکن خود اپنی عبارت میں جہالت (اور یا پھر تجاہلِ عارفانہ) کا' علماء کے علاوہ کسی دوسرے کو شبہ تک نہیں گذرنے دیتے ---- اس قدر منجھے ہوئے پختہ کار قلمکار ہیں کہ فرامینِ رسول ﷺ کے خلاف اپنے بغضِ باطن کا اظہار بھی کر جاتے ہیں' لیکن قاری کو محسوس تک نہیں ہونے دیتے' اور وہ صفحات پر صفحات پڑھ جانے کے باوجود یہ فیصلہ نہ کر پائے کہ مولانا خود منکرِ حدیث ہیں یا عامل بالحدیث؟ ---- ابھی تک آپ نے صحیح بخاری کی "کتاب الایمان" اور "کتاب الصلوٰۃ" کی بعض روایات کی تطہیر کا فریضہ سرانجام دیا ہے' اگر عمر نے مزید وفا کی اور ابلیسِ لعین کی موافقت بھی ان کے شاملِ رہی تو پوری صحیح بخاری کو غسلِ صحت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ---- ہمیں افسوس ہے کہ مولانا اس دنیا میں بڑی دیر سے اس وقت تشریف لائے ہیں' جب امت کے بے شمار افراد "غلط صحیح بخاری" پر عمل کر کے اپنی عاقبت "خراب" کر چکے ہیں ---- بہرحال "دیر آید درست آید" اور "دنیا بہ امید قائم" کے مصداق ' ان کی غمخواریٔ دین و ملت' نیز اپنے نام کے لاحقہ "اصلاحی" کی مناسبت سے ہمیں ان سے یہ توقع ہے کہ نہ صرف لیت پوری کر سکیں گے' بلکہ قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات پر بھی نظرِ ثانی کی زحمت گوارا فرمائیں گے:

"لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ - إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ - فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ - ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ"

(القیامۃ: ۱۶ - ۱۹)

کیونکہ ان آیات میں اللہ رب العزت نے قرآن کے ساتھ ساتھ اس کے بیان' یعنی حدیثِ رسول ﷺ کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے ---- اب چونکہ اس "بیان" میں ہر لحاظ سے

سرِ فہرست صحیح بخاری ہے' لیکن اصلاحی صاحب کے نزدیک اس میں بھی غلطیاں ہیں' لہٰذا ان کے لئے دو ہی صورتیں ممکن ہیں کہ یا تو قرآنِ مجید کی ان آیات کو (العیاذ باللہ!) غلط قرار دیں' اور یا پھر ان میں مذکور حقیقت کو سچ ثابت کرنے کے لئے اس "بیان کو" از سرِ نو ترتیب دیں ۔۔ تاہم اس کے لئے انہیں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنا ہوگا' تاکہ ایک تو ان تمام آیاتِ قرآنی کا مصداق و مخاطب خود کو ثابت کر سکیں جن میں رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے' اور دوسرے اپنا یہ "بیان" لوگوں سے منوا بھی سکیں ۔۔۔ ورنہ ان کی زٹلیات کون سے گا؟

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند !

یہ الگ بات ہے کہ اس صورت میں بھی یہ اعتراض بہرحال باقی رہے گا کہ اب تک جو احکامِ دین وہ "غلط صحیح بخاری" کی راہنمائی میں انجام دیتے رہے ہیں (مثلاً نماز ہی کو لیجئے!) ان کا کیا بنے گا؟ ۔۔۔ یہ اعتراض اس وقت اور بھی اہم ہوجاتا ہے' جب خدانخواستہ اصلاحی صاحب کو آئندہ کے لئے بھی اصلاح کا موقع نہ ملے ۔۔۔ فرشتۂ اجل آن پہنچے' اور جہاں ان کی اپنی عاقبت کا معاملہ مخدوش ہوجائے' وہاں امت کا بھی کوئی پرسانِ حال نہ ہو ۔۔۔ آہ!

"فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ؁"

(البقرۃ: ۷۹)

یعنی مولانا! تف ہے آپ کی ان تحریروں پر جو فرامینِ رسول ﷺ کے استخفاف پر مبنی ہیں' اور تف ہے آپ کی اس کمائی پر جو آپ نے اب تک اس سلسلہ میں کی ہے!

اصلاحی صاحب کی اصلاحِ بخاری کا "ٹو دی پوائنٹ" جائزہ تو مولانا عبدالرحمان چیمہ آئندہ شمارہ سے لے رہے ہیں' ہم اصلاحی صاحب سے صرف ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں ۔۔۔ اور وہ یہ کہ اگر یہ قرآنِ مجید سچا ہے' جو اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے' تو اسی قرآن میں یہ بھی مذکور ہے کہ:

"فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا

خٰلِدُوْنَ"۔

(البقرۃ: ۳۸-۳۹)

"(اب اے بنی آدم!) میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آیا کرے گی' جو کوئی اس ہدایت کی اتباع کرے گا تو اس پر کچھ خوف اور غم نہ ہو گا اور جس نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا تو ایسے لوگ جہنمی ہیں ' وہ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے!"

ان آیات میں جس ہدایت کا ذکر ہے ' وہ ابنائے آدم کو بواسطہ انبیاء و رسل علیہم السلام ملتی رہی ہے' جن میں سے بعض کو کتاب بھی ملی --- آج اس امت کے لئے ہدایت ... ان ہر دو ذرائع کا اہتمام فرمایا گیا ہے' ایک کتاب (قرآنِ مجید) اور دوسرے رسول ﷺ کی سنت!

--- ہمارا سوال یہ ہے کہ اصلاحی صاحب اگر ان دو میں سے صرف ایک چیز کو مانتے ہیں' تو کھل کر کہیں کہ وہ منکرِ سنت و حدیثِ رسول ﷺ ہیں --- اور اگر اس کے قائل ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ ان کے نزدیک اغلاط سے پاک اور مبرا بھی نہیں ' تو اس مکمل ہدایت کے ' اس امت کے پہلوں کے علاوہ پچھلوں تک بھی پہنچنے کا مستند ذریعہ بتلا دیں' جس کا وعدہ ربِّ ذوالجلال نے قرآن میں کیا ہے --- جس کی اتباع کا نتیجہ جنت ہے' جب کہ اس سے انکار کا نتیجہ جہنم! اگر وہ یہ ذریعہ پیش کردیں' تو ہم اس پر تبصرہ کا حق رکھتے ہیں --- اور اگر نہیں ' تو یہ فساد جو وہ حدیثِ رسول ﷺ کے خلاف پھیلا رہے ہیں' اسے بند کردیں --- شاید اصلاحی صاحب کو یاد ہو گا کہ عزت ذلت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے' اگر انہیں عزت و شہرت کی تلاش ہے ' تو یہ مقصود تو حدیثِ رسول ﷺ کی خدمت سے بھی بدرجہ اولیٰ حاصل ہو سکتا ہے --- اس کے لئے یہ کہاں ضروری ہے کہ قرآن و حدیث پر ہی ہاتھ صاف کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی عاقبت بھی برباد کرلی جائے؟ --- ہاں اگر انہیں اپنی فکر نہیں' تو اس امت پر ہی رحم فرمائیں ' جس سے آج بہت کچھ چھن چکا ہے --- لے دے کے اب اس کے پاس قرآن و حدیث سے عقیدت باقی رہ گئی ہے' لہٰذا! اب اس سے وہ تو نہ چھینیں! --- ورنہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ:

"وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

اَلْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ!"

(البقرۃ)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ' تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاحی (صاحب) ہوتے ہیں ---- خبردار بلاشبہ وہی (اصلاحی کی بجائے) فسادی ہیں' ولیکن شعور نہیں رکھتے!"

وما علینا الّا البلاغ

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ

حمد

تیرے جلووں سے ہر اِک ذرّہ یہاں پُر نور ہے
تیرے لفظِ کُن سے یہ باغِ جہاں معمُور ہے

یہ زمین و آسماں ہیں تیری عظمت کے نشاں
تیری قدرت ہے نمایاں گرچہ تو مستُور ہے

کس سے ہو سکتی ہے پردہ پوشی اپنے جُرم کی
جب کہ ذرّہ ذرّہ تیرے علم میں محصُور ہے

متصل رہ کر رگِ جاں سے نظر آتا نہیں
اس قدر نزدیک ہو کر بھی تو کتنا دُور ہے

انبیاء و اولیاء سب تیرے دَر کے ہیں فقیر
کون دم مارے تیرے آگے کسے مقدور ہے

آپ تُو مختارِ کل ہے، تُو نے جو چاہا کیا
ہو رہا ہے بس وہی کچھ جو تجھے منظور ہے!

غیر کے آگے وہ عاجزؔ سر جھکا سکتا نہیں
سر بسر جو بادۂ توحید سے مخمُور ہے!